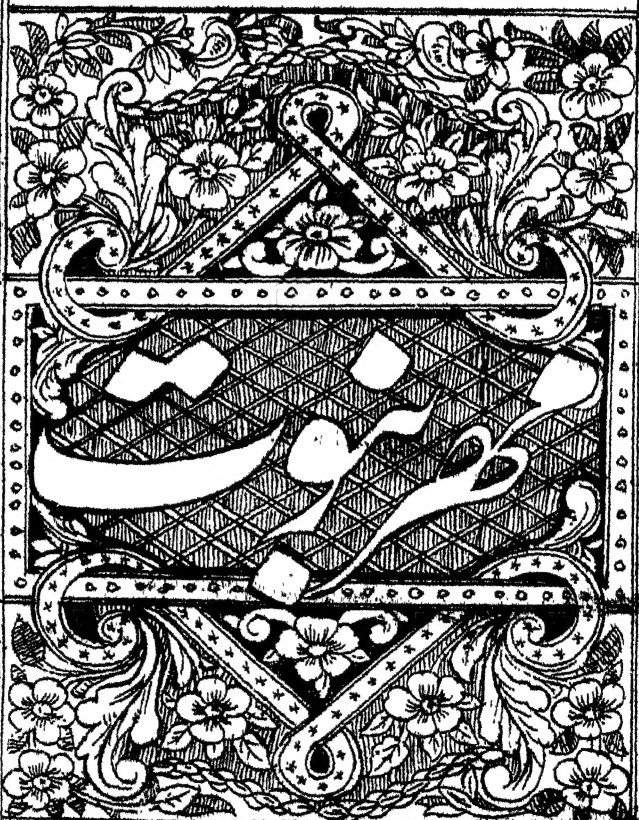


عزیز صنیع مکین کا فضل خالص میرا



میرزا شریف کاشغری کا طبع و بیان

احوال نظام مداح رسول انام صلعم

یعنی نظام الدولہ مقتظم الملک نواب محمد مردان علیخان بہادر تخت قائم جنگ
وزیر اعظم ملک مارواڑ

آپ کو پابندی صوم و معلوۃ تو ابتدا سے ہی تھی مگر آغاز شباب سے شغلِ نورا و بھی
روز افزون رہا آغاز جوش جوانی میں جوش طبیعت جس طرف آتا ہے ٹوٹ کر آتا ہے
چنانچہ آپ کو تلاوت اور رد و طاعت کے علاوہ درود اور قصاید کا ذوق انگیز ہو گیا
آخر بقولے شوق در ہر دل کہ باشد رہبر سے درکار نیست + حالانکہ آپ کو کسی سے
اب تک بیت نہیں ہے تلاش اور شوق البتہ ہے مگر جب خدا اور رسول رہبر ہو
تو پھر کیا چاہیے چنانچہ ایک عرصہ تک ولولہ شوق دلی اور جذبِ قلبی نے
روز افزون ترقی پکری یہاں تک کہ برسوں عالم شب بیداری رہا جب ہی سے
عادت کم خوابی و کم خواری ہے اور ہر رمضان میں بلکہ یوں بھی مدتوں ایک وقت کی
خفا پراکتفا ہوتا ہے اسی دردِ خوانی میں شوقیہ کئی چلے بھی بلاترک اور باترک

جلالی و جمالی وغیرہ بھی کیے اور درود کبریت احمر اور غرب البحر اور مقصیدہ بردہ
وغیرہ کی باترک حیوانات مکرر رکات دی اور بہت سے بزرگوں کی اجازت لیکر
برسون یون بھی بطور ورد پڑھا اور اسکے علاوہ اور بہت سے درود اور نیز درود
و مقصیدہ ہا و بابت سعاد اور خوشیہ اور دعا گیرانی وغیرہ بھی ورد میں رہی اور دیگر اوراد
آیات و دعا ہا و شبانہ روزی و حسن حصین وغیرہ و اسماء الہی علاوہ اور اوستی نامین
جسکے شروع کو دس بارہ برس گزر چکے تھے تین ماہ رمضان کی شب بیدار رہی مین
شب قدر بھی دیکھی جو اس سال مین چوبیسویں ماہ رمضان کی رات کو وقت دو بجے
شب کے واقع ہوئی تھی اور ایک نور منور جانب شرق سے آسمان تک پہنچا اور
محیط ہو گیا تھا اور از خود دل کو عجیب طرح کا قرار اور سکین اور سوت حاصل تھی جسقدر
اس عرصہ تک تعلقات خانگی و منصبی کم تھے اور سقدر اس طرف صرف اوقات یادہ
جسقدر آئندہ زمانے مین تعلقات بڑھتے گئے اور سقدر کثرت وارد و قبلت آتی گئی
مگر حوالت کہ دل پر نقش کا کچھ ہو جای اور دل مین اور سکا فرا ساجا و وہ کبے قوف ہو سکتی ہو
چنانچہ با انیمہ تعلقات منصبی و مالی و ملکی آپ درود و مقصیدہ بردہ وغیرہ جسقدر
پڑھا کئے مگر التزام نہیں رہا اور ترک بھی ہو ہو گیا تاہم آپ کو محبت قلبی جو ذاتِ محض
سے ابتدا سے تھی وہ بدستور روز افزون رہی چنانچہ اکثر عبادات بدنی اور مالی اور
خیرات کا ثواب اور نیاز اور فائز آپ آنحضرت صلع کی روح پر فوج پر جاری تھی مین
اور کوئی ساعت نہیں ہے کہ دل سے خیال حضور صلع کا بھولتا ہو بار بار ارادہ حرمین
بھی کیا اور ہے مگر مشیت رب سے وقت پر منحصر ہے خدای عزوجل یہ آرزو بھی بخیر و
سعادت پوری کرے آمین جبکہ ایک بندہ کمترین کو دلی نسبت حضرت جتہ للعالمین سے

تو آپ کی شان رحمت عالمیان و بندہ نوازی مقتضی اسکی ہے کہ بقول وہ در دنیا
 بقدر دور آخرت آپ ایسے طالب صادق سے کیوں نہ خلق محمدی سے پیش آئیں
 چنانچہ کمال رحمت و درہ نوازی آنحضرت صلعم سے ابتداء آغاز شباب و درود خوانی کر
 زمانہ حال تک کرات مرآت آنحضرت صلعم نے اپنی زیارت شریعت سے خواب میں
 مشرت فرمایا جو بقول حدیث صحیحہ من ارانی فقدا رانی والشیطان لا یتیشل بی
 آنحضرت کی زیارت عین آپکی ہی زیارت ہے صل علی اول بار آپ نو عالم بخواب
 جنگل میں آنحضرت صلعم کو ایک چاہ سے پانی بھی پلایا پھر ایک بار باز نکات صر
 و درود قصیدہ بروہ میں آپ نے اپنی کوٹھی میں مع دو صحابہ کرام خلیفہ اول و دوم
 رضی اللہ عنہما کے آنحضرت کی امامت سے نماز صبح باجماعت پڑھی اور اسکے اندر
 خود ایک عجاظ محمدی واقع ہوا کہ جو دعا حضرت نظام نے بعد نماز مانگی تھی اور دوسرے
 برسوں سے یاس ہو گئی تھی وہ بے سبب و راز خود اوسیدن پوری و حاصل ہو گئی
 ایک بار نکات قصیدہ بروہ میں وقت شبنم باریت ہوئی نصیب سے اسوقت
 آپ کو جنابت تھی اسلئے نماز ہمارہ نہ پڑھ سکے مگر نقش پا پر آنحضرت صلعم جو تر زمین پر
 چلتے وقت نقش ہوئے تھے اوسکو ہر قدم پر پاتے سے چوم کر آنکھوں سے لگا کر رہے
 مگر دیکھا کہ آنحضرت صلعم نے نماز عصر کی امامت کی اور ہر دو خلفاء اول و دوم آپ کے
 ساتھ نماز پڑھی۔ ایک بار آپ نے دریا کنارے زیارت کی۔ ایک بار مسدس مطلع
 بصورت تو نگارے نہ آفرین دا ترا کشیدہ و دست از قلم کشیدہ دا
 نصف شب کو کہہ کر آپ لیٹے تھے کہ خواب میں ایک نفیس مکان صفا و منور اور بچشت
 ایک عرب بزرگ نے لیجا کر اکثر تبرکات آنحضرت صلعم کو زیارات کراؤ یہ گویا صلہ

اوس ترجیع کا تھا جو حقیقت قابل داد و صدا کے ہے دو بار زیارت مدینہ منورہ
 اور علی نژاد و بارخو امین زیارت کعبۃ القدر سے مشرف ہوئے۔ ایک بار زیارت کربلا معلیٰ
 سے بھی عالم رویا میں شرف حاصل کیا چونکہ حب نبی کا جزو حب اہلبیت علیہم السلام ہو
 اسلئے آپ کو محبت اہلبیت علیہم السلام سے بھی ویسی ہی ہے چنانچہ ایک بار کچھ دن ہر
 حالت ملال و سکوت میں آپ نے جناب امیر علی علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک نفیسی کل
 اسب عربی پر سوار شان حیدری سے قریب گئے اور تسلی فرمائی آنکھ سکوت میں
 بند تھی آنکھ کھول کر دیکھا کہ وہ شبیہ بعینہ سامنے موجود ہے حالانکہ اسکا ہذا بھی تصور اور
 گمان تھا اور معاً وہ تمام ملال و فغا از خود دل سے اوس وقت نسیا و منسیا ہو گیا
 پھر ایک بار ارقی شرق سے تین مینار نور کے سر فلک دیکھے جنہیں وسط کا بڑا اور چنانچہ
 میں ایک کم اور ایک اوس سے بھی کم تھا او سو وقت خواب میں آپ نے ایک
 مخاطب سے کہا کہ دیکھو یہ نور جناب علی علیہ السلام اور یہ دو نورین ہا میں جنہیں
 علیہا السلام ہیں جیسے کوئی پہلے سے جانتا ہے ایک بار زیارت حضرت جوابہ
 معین الدین چشتی سید حسنی و حسینی سلطان الاولیاء مہند کی کمی ہے اور آپ نے
 ایک نقش حسب المطلب عطا فرمایا اور ماہ ناقص و بدر کامل کو بار بار دیکھا اقبار پر لگاؤ
 اور تے دیکھا اور ایک بار ایک مجذوب کامل ماہ و زاد کو ایک بزرگ کی قبر پر بنا قب
 پڑتے حاملین دیکھا اور اوس صبح کو اوس بزرگ کی وہی کیفیت جاگتو میں ظہور میں
 آئی ایک ز مجذوب کو آپ نے سفر میں تین چار سو میل کے فضل سے دیکھا کہ اوس کا
 لب زیریں آپ چوس رہے ہیں اور مڑھ اوس کا عجیب شیریں و منفج ہے اور اوس
 تعبیر آپ نے یہ دی کہ اوس وقت اون بزرگ کا وصال ہو گیا چنانچہ بعد عرصہ کے وہ

سچ نکلی اور اوسنے آپ کو مرقی وقت مکرر دریافت کیا اور اوس وقت اوس وقت تھالی
 جس روز بعالم رویا اونکو دکھایا تھا اور بعض بزرگوں کی بھی زیارت کی اور بار بار
 رویا یہ صاف دیکھیں الغرض میں کلام الہی سے یہ سب شرف اور صفات قلب مرہ
 اوس اور ادا و خلوص قلبی کا ہے اللہم زد او ایسوجہ سے آپ کے دل کے بھی بہت
 صاف ہیں اور نفاست و طہارت لباسی و بہ فی و مکانی کے بھی از حد پائید
 اور یہ سب نتیجہ صفات قلب کا درود وغیرہ کی برکت سے ہی بلکہ بغیر واسطہ عمل کے
 اجنبہ نے آپ کی بار بار اعانت کی آپ پر اکثر سالک و مجذوب فقر کی نظر عیناً
 رہی ہو اور آپ کی جدہ ایک بزرگ خاندان سادات گرامی سے تھیں ایسے آپ
 اس شرف سے شریف بھی ہیں یعنی شریف وہ ہیں جسکا سلسلہ مادری سادات سے
 الغرض یہ سب مناسبتیں ذاتی و صفاتی آپ کے حال کے مناسبت واقع ہوئی ہو
 جو ہر ایک کو بہت کم نصیب ہوتی ہیں خدا کا بڑا احسان و شکر ہو جو کہ آپ کو دلی
 مناسبت آنحضرت صلعم سے ہے ایسے آپ نے جو ولولہ طبیعت سے کیسے قدر
 نظم نعت آنحضرت صلعم اور اور بزرگوں کی شان میں بھی لکھا ہے وہ گویا حالانہ
 جو تبرک و تمیناً حزر جان محمدیان کیا جاتا ہے اور یہ ذکر خیر صرف ایسے حوالہ تسلیم
 حقیقت رقم ہوا ہے کہ اہل بصیرت و عبرت او سے مشتبہ ہو کر سمجھ لیں کہ ایسے
 نیک ذوق شوق سے اہل ایمان کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے جو باعث خیر و برکت
 ابدی اور نجات و سعادت سرمدی ہے۔ بزرگان دین کا قول ہے کہ کثرت
 درود سے شرف زیارت حاصل ہوتا ہے سچ ہے آپ کا قول ہے کہ درود
 بلا قید بعد نماز یا وضو اگر زیادہ پڑھا جائے تو بہت بہتر ہے اور خاص اس خط بہت

وزیارت و فیضانِ رحمت آنحضرت صلعم کے بعد نماز صبح اور افضل بعد نماز عشا
 با وضو یا شہود و رکاو کا پڑھنا ہی بہتر ہے جس قدر معمول کر لیا جاوے اور ہر روز ایک بار
 ہو سکے تو بہتر ورنہ ضرورت پر بخشنہ کو ہمیشہ قصیدہ بردہ با وضو یا شہود تنہا قبلہ رو
 پڑھا کرے حضور قلب و تصور آنحضرت صلعم شرط ہے۔ استادہ سر بہنہ پڑھو
 تو بہتر ہے عام ترکیب اسکی یہ ہو کہ اول آخر درود سات سات بار اور بعد درود کی
 شروع کو وقت یہ آیت پڑھو لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ
 مَا يَفْتَرُونَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَلٰیہِ اَلسَّلَامُ اسکی اجازت حاصل ہے اور
 آپ کی طرف سے یہ عام اجازت ہے۔ حقہ پینا ایک حجاب زیارت ہوتا ہے
 ترک اولیٰ ہے ورنہ قبل و بعد درویش کو نیسے تو بہتر ہے اور بخشنہ کو شیریں
 فاتحہ روح پاک آنحضرت صلعم کا دیدیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ جنت نصیب
 کو زیارت و حضورِ نصیب ہوگی۔ درخانہ اگر کس ست یک حرف بس ست
 و ما علی الرسول الا البلاغ المبین واللہ الموفق والمعین بنستعین

راستہ
 مالک مطبع






عزیز صباغ مکین کا فضل خلافت زمان
بیرین صباغ مکین کا فضل خلافت زمان



عزیز صباغ مکین کا فضل خلافت زمان



عزیز صباغ مکین کا فضل خلافت زمان
بیرین صباغ مکین کا فضل خلافت زمان

	
	
<p>بسم اللہ الرحمن الرحیم</p>	
	
<p>خالق کو بغیر خلق سب تھا معلوم اظهار سے عالم کے مگر تھی یہ عرض</p>	<p>موجود تھا اس کے علم میں ہر معدوم ہوتا کہ سہوں کو قدرت حق مفہوم</p>
<p>ولہ</p>	
<p>ای بندہ حق خدا کی قدرت تو دیکھ خود محرم جرم ہو ازل سے لیکن</p>	<p>عصیان یہ کرم فرط عنایت تو دیکھ محروم وہ رکھتا سنہین حمت تو دیکھ</p>
<p>ولہ</p>	
<p>اللہ کا وصف کر سکے کب انسان کس منہ سے کہے مناقب آل نبی</p>	<p>اور لال ہی وصف نعت احمد بن بابا اصحاب کے اوصاف عیاضا چہ بیان</p>

در لغت سرور کائنات	
آدم کا الف ہے ستر اسم اللہ	اور یم محمد کا ہی آخر میں گواہ
ما بین صفات و ذات ہی برزخ وال	یہ دال ہے دیوار غنا صر کی پناہ
ولہ	
اللہ کا بندہ ہوں محمد کا غلام	اور ہوں شہ مردان علی کا ہمنام
گو خاک ہوں پر خاک در پیر نیب	پستی بھی مری ہی بر محل طشت از باہ
ولہ	
روشن ہی مثال نور محمد کا نام	کل وحی و صحف میں پہلی پہونچا ہی پیام
ہر بیستہ میں صاف پیشگی فی موجود	باقی ہی نظام کسکواب جا ہی کلام
ولہ	
محمود محمد ہی تو بندہ ہی ایاز	ذری کو ہے مہربانی مہر پنا
طاعت میں سمجھتا ہوں اطاعت کی	میں بندہ درگاہ ہوں ہ بندہ نواز
ولہ	
آدم خلق اللہ کی کر تحقیقات	صورت ہی محمد کی ہر اک شخص کی ذات
گر پہلو رہت پر سمٹ کر لیٹے	لے دیکھ نظام کان پر کھسکت
ولہ	
آدم میں جو تھا نور محمد موجود	اسو جو قدسی اوستہ کرتے تھے محمود
بالند کہ راز تھا نہان سب پہ نظام	تھی پردہ نور حق میں شان موجود
تمت	

ع
دارالکتاب
تلاش کتب

ع
خلق انصاف

ع
اور کتب
مکتبہ

ع
اور کتب
مکتبہ

خمسہ بر غزل قدسی	
کس کس لقا ہے جی آپ پائندگی کی	گاہ منزل و مدثر و سین کہی
مرجا سید کی مدنی احسہ بی	رب ہی صلاح تو محمود و محمد ہونی
دل جان باد فدایت چہ عجیب شقی	
اور مہوسے عالم ارواح میں بخود آگاہ	شب معراج ملائک کو عرش اے پیہم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم	خواب میں مجھے بھی گداز نہیں کیا کیا عالم
اللہ اللہ چہ جالست بدین بواجبی	
نسل آدم میں ہوا تجھ سے ہو گا پیدا	اشرف المخلوق ہو شاہ دوسرا تو بخدا
نسبتے نیست بذات تو بی آدم را	تو کجا یوسف و نوح اور سلیمان کجا
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی بسی	
کو نسا علم و زبان جنہیں تجھ کو عبور	تو نہیں اُمی ہی است تا و تر ارب غفور
ذات پاک تو درین ملک بیکر ظهور	عربی کی ہوئی پر ایسے تخصیص ضرور
زبان سبب آمدہ قرآن زبان عربی	
جا کی ناسوت سے لاہوت ملک کو گشت	گشت ذات کی مانند صبا کی گشت
شب معراج عروج تو ز افلاک گشت	فکر وادہ نام و خیالات کو طو کر گشت
بقا می کہ رسیدی فرسہ پہر بیچ نبی	
پر جہان چلتے ہیں تیرے گواہ شاہ ام	آپ کا کو چہ ہو الحق رہ عرش طہم
نسبت خود بسکت کر دم و پیش سلم	دل دیوانہ کو اس کی ادب کا ہر دم
زانکہ نسبت بسک کوی تو شدی ادبی	

بیکہ کو شہر پہ کھڑے ہو گئے وہ عالیہ جٹا	انبیاء جانیگو سب جھڑی سپاسی اک ریت
بعدت لیم کیلئے یہی پھیل کر بات	ماہرہ تشہد لیا نیم تو فی آب حیات

لطف فرما کہ زرد میگذر و تشہد لہی

راہ گم کردہ و نا کام و پریشان شدہ	آپ کو پائیں اب آیا ہوں بہت ہوں حفظ
مجھ پر رحمت ہو اگر آپ کو کچھ ملے	چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

ای تو نشی لقب و ہاشمی و مطلبی

رحمت عالمیان تم جو ہوا ی بندہ نوا	شاہ سے تا بگدا بند سی سہ تاہ حجا
سر کے بل فخر ہو جو کہ ہین پروردہ نا	بر در فیض تو استادہ بعد عجز و نیاز

رومی و ہندی و زرنگی مینی و عربی

نام گن نام طریق اپنا ہو حاشا گمراہ	معصیت سے ہو مرانائہ اعمال سیا
آپ جب شافع عصیان ہین تو کیسا اگر	عاصیانیم زمانیکی اعمال محواہ

سوی ماروی شفاعت کین از ربی سہی

تم وہ عیسی ہو کہ کھود تیو ہو امراض ملی	خاک در خاک شفا برہ کو ہو اکیر سے بٹی
نہ فقط جین و بشر و ہیان کر ای فخر نبی	سیدی انت حبیبی و طیبے و قلیہ

آمدہ سوی تو قدسی پی دریاں طلبی

و دیگر

ایضا بر قضیہ مقبول شہیدی

الف اللہ کا نام خدا مبدی ہو اسجد کا	ہوئی وحدت سو کثرت جزو ہو لامستد کا
الف اور مدین ہونا جلوہ گرجا و مجروح کا	ترقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا

	سردیوان لکھا ہی میں فی مطلع لغت احمد کا	
طہو صبح صادق سی ہو نور انجم کا جون چھکا	طہو صبح صادق کا تارا	ولیل روز روشن جسطح ہو صبح کا تارا ہو اکون و مکان میں جلوہ نور نبی ایسا
	ظہور حق کی حجت ہی جہا نہیں نور احمد کا	
زبان ام الکتاب اور لوح محفوظ او کی سخی	دستان ازل میں وہ معلم عقل کل کا تھا	مدین العلم الحق حق بجانب و سنے فرمایا الم نشرح اوسی امی کی آخر شان میں کیا
	نہ تھا نام و نشان جن زون پس لوح خیر جہا	
کہا لو لاک شان حضرت ختم النبیین میں	چمن پیر یکن فراش جنگی بزم رنگین میں	خدا و صاف ہو صل علی طہ و سین میں جہاں کیونکر سمانا آپ کی چشم جہاں میں
	بہار آفرینش ایک بوڑا اونکی مسند کا	
زمین کو گا و تکیہ آسمان کو سائبان باہر میں	چمن پیر یکن فراش جنگی بزم رنگین میں	شریادہ و خورہ میں بارگاہ شہ کی قندیں شہ لولاک کا بیچو بہ چرخ طلسمی سمجھیں
	بہار آفرینش ایک بوڑا اونکی مسند کا	
ہوا اک تملکہ بنیاد کفر و شرک میں بر پا	عجم میں زلزله نوشیر وان کی قصر میں آیا	گری کعبو میں سر کر بل منات ثلاث اور غزا عرب سے تا عجم بس رفتہ رفتہ یہ ہوا نقشا
	عرب میں شورا و تھا جس وقت اونکی آمد آگیا	
جو ہو فخر ام امت تو فخر انبیاء وہ تھے	شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اونے	جناب حسرت عالم کو حق تو وہ دیڑ ستیے سلط کو ناز تھا اون پر نبی کی شان کو صد
	نہ تھا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا	

وہ محبوب خدا بطین محبوب انکو تھے گویا جی بھی اندر عقل کل بزرگ سایہ طوبے	کری وہ تاکہ درودہ رسوخ اللہ سے پیدا شب روز انکو صاخر اوڑسکا گوار چنباں
عجب حب یاد تھا روح الامین کو بھی شاید	
مقابل و سکو جب شید کو ذرہ کی نسبت ہو دلیل رحمتہ للعالمین اسکو تم سمجھو	تو خور کا پر تو اچھر کیوں نہ ہو کا فوار یارو وہ اس عالم میں رونق بخش تھا خونکی تسکیر
گیا جنت میں طوبی بنکر سایہ اوس سی قد کا	
نظر کیا خیال برق تک ہو عام یہ رتبا خدا فرقاب تو سین اور اسری میں ہو فرمایا	تو آمد شد نہ پوچھو نور حق کا تھا وہ ان شب معراج چڑھ کر عرش پر دم میں اوڑایا
بیان اوس قلم زم معنی کی ہو کیا حذر اور کا	
محبو شکریہ ہی لامکان سے وہ نہیں گذرا محبت خضر دریا دل کو تھی اہست سے سجا	صفات و ذات میں باقی نہ رہتا ورنہ ذوق شب معراج چڑھ کر عرش پر دم میں اوڑایا
بیان اوس قلم زم معنی کی ہو کیا حذر اور کا	
بہت آب و ان معجزی حضرت کے دکھلا پی اہست و نہیں کے سبط دریا دل ہر پیکر	بروز لعش بھی ساتھی کوثر وہی ہوسکے روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سے جسکے
کروں کیا وصف اوس در نیم بحر سرمد کا	
وہ کھولے عالم ارواح تک عقدہ کیوں کیوں وصی تک جنکو ہوں مشکلا پھر انکو کیا پوچھو	جسے علم لدنی غیب کے عالم نے بخشا ہو کشا و عقدہ باطن میں کافی نام حق انکو
کھلا کرتا ہی بن گنجی ہمیشہ فضل سب کا	
وہ امی تھے مگر نام خدا کا تھا حق انکو	مثال آئینہ روشن تھے سب چودہ طبق انکو

گرو انصاف صلح عقدہ پر کون ہو قلیق اورو	کشا و عقدہ باطن میں کافی نام حق و نگو
کہا کرتا ہے میں کبھی ہمیشہ فضل ارجب کا	
شہیدان ذات شہا کیا خلقت اول وجود اوستا	غرض تھا منظر کل باعث ایجاد وہ گویا وفات ظاہری سے جو ہر جان میں فرق کیا
وہ جسم پاک گو محمود تھا روح مجروح کا	
بعینہ ہو سلامت جسم اطہر پہلی تھا جیسے صلحت تیسوں پیدا ہوئی کہ تباہوں جو تو مجھو	مکان بدلے تو بدلے پر لیکن کسی بدل جا نہ کم قدر اوسکی شیرازہ بکھر جائیگا کان
نہ افزون رتبہ قرآن مجیز سے محلہ کا	
پر جبریل حلایم جو سبقت کی تمنا ہو بلا میں پیچ میں پڑ جاوے سرگرداں سو داہو	یہ آدم کا نہیں جنت جو کچھ شیطان کو یاد ہو گرا فعی شنگہ جاسٹیک اور ہر شیطان اندھا ہو
ملا کر قصہ اخضر روح کو اوسکی رترو کا	
وہ جیتے ہی خدا سے اور خدائی سے ہاشاں یونہی وہ عالم برزخ میں بھی ہو باخداشاں	قیامت میں بھی ہوگا شافع و جزا شاں او دہر اللہ سے وصال دہر مخلوق کا شاں
خواص اوس برزخ کبری میں بجا حرم مشد کا	
بہت آئینہ نہیں گہر پر تو شمع ایک پر ڈالو یونہی وہ منظر ذات و صفات حق ہنوز تو	تو سائے آئینہ میں جاسجا و عکس پیدا ہو گذر وحدت سے کثرت میں ہوتا ذات مطلق کو
نہ بتا صفر کز نقشاں پر پریم احمد کا	
دم صیسی کوئی بھرتا ہو کوئی خضر کا دبو یہ جابی غمخو غمخو زسل کا ہونہیں کلمہ کو	نصیری کی طرح بندہ علی کا ہو کوئی وکیو بھر وسا ہر کیکواک حصار مافیت کا ہو

	مجھے نام مبارک کا ہر ذوالقرنین کیسہ کا	
ہوا شوقِ اقم سے ماہِ کامل و کجی خیران یہ انجم مہربانی کی نظر سے ہیں سی تابان	بڑھار جعت سی خور کا مرتبہ چھوڑ کر تری پاؤں سے ہنسم فلک پر منزل کیوں	
	تری سجدی سے ہنسم آسمان پر فرق فرمہ کا	
خداوند نعم آپ در رب مغسم ہمارا اجابت اور رحمت وقف عہد ہیں تیری	طلبِ نعمت کی پھر اظہارِ نعمت ہو جو سچ خدا بن مانگے کیا کیا نعمتیں دیتا ہو بند و نگو	
	ترا دست دعا ضامنِ جیسے کل کا قصہ کا	
شہِ دین جشر سے آخلدین امت سے فرمان درخششِ نبی کے کھاتے ہی کھل جائی اہلین	ہو ارب مجھے مین اہلی ہوں شے جو کوشن بٹینگے جگہ مری عشرت کو سامانِ بزمِ جنت میں	
	کھلے گا حالِ امت کو ترے انعامِ سجد کا	
شفاعت سے در تینگے مسلمان بزمِ جنت میں رہینگے نام کو باقی نذرانِ بزمِ جنت میں	نبی کے سبب ہستی ہونگے صمان بزمِ جنت میں بٹینگے جگہ مری عشرت کو سامانِ بزمِ جنت میں	
	کھلے گا حالِ امت کو ترے انعامِ سجد کا	
بجلا زاد گنگار وکی کیا جانی حقیقت کو نہیں گرا ب یقین تو دیکھ ہی لنگر قیامت کو	گرو سمجھیں وہ عصیانِ نبی شفاءِ رحمت کو لب گو ہر نشانِ اہلِ بزمِ جنت میں شفاعت کو	
	تا شاگاہِ محشر میں تلینگے نیک مندہ کا	
خدا نے شرط تھی روزِ بہت اوپر جو کجی یہاں تو سنگِ موسیٰ ہو جاتا ہو ضیائی	رہی قالو بالی تیا دتھی یہ علتِ عنائی رہا کعبہ میں تیر روحہ کے اوپر عجاپائی	
	اسی اندوہ سے پر زنگ تیرہ سنگِ سود کا	

نظر آنا نہیں خورشید کا شہر کی عادت میں رہی بوجہ دل و رو جان و نون ک قساوت	جہالت ڈالتی ہو گویا بدن کو ضلالت میں عد و کو خستہ تک انکار ہو تیری رسالت میں
محل باقی ہے اللہ کے قول ہو کہ کا	
قضای مہر م اگر صاف پھر جائے جو تم جاو ذرا چکی سے بھی تیر قضا نکلتے تو یہ سمجھو	لب معشوق کیا گوشہ بنائے اپنے چلے کو نشانہ قادر انداز قدر کا دست بازو ہو
تری خواہش کے تیر قضا کو حکم کرو	
جو تو ای صاحب لولاک گرم ناز ابرو خدا ناخوستہ گرد و غبار غیر کنا جو ہو	لب معشوق کیا تیر تیر تیر تیر تیر تیر نشانہ قادر انداز قدر کا دست بازو ہو
تری خواہش کے تیر قضا کو حکم کرو	
شہ لولاک تم ہی منظر کل ہو بصد ایتقان سہے دو سرسل لاکھ ہو کر دورہ دور	تم ہی ہو باعث ایجاد و ختم رحمت یزدا ہوا تجسانہ ہو سکتا ہو میرا ہو پکی ایمان
زمانوں مسئلہ ہرگز کسی زندق و مہر کا	
نہ خالق نہ کیا پیدا تر آثانی شہ ذیشان معاذ اللہ وحی آسمان لائیں بصد بر	نہ منظور خواب کہ با تجسانہ انسان ہوا تجسانہ ہو سکتا ہو میرا ہو پکی ایمان
زمانوں مسئلہ ہرگز کسی زندق و مہر کا	
ستے جو ہر دکھا جاتی ہوا و دین صفت تیری یقینا گھاٹ سے بھی اتو چھو نکو یہ گدڑی	تمام اب فارسی کی دیکھنا ہو جاگی تری تری معرفت سے میری بان میں آئی ہو تری
صفا بان تک سفر ہو گا اس تنگ مہر کا	
لکھے اس مہم سو رعنا زہر ہر بندہ سے	سلف کو شاعر و مکی رعب شاید رنگ کا

پھٹیں گے مثل تقویم کمن دیوان ہزاروں گے	ہوئی مقبول ہو اسید مجاہد حق بجانب سے
	ہوا عالم میں شہرہ میرے شعاریں کا
پھر ہی ہر روح دھن میں پڑا ہی ہند میں غالب	کمال فرط شوق آستانہ دلہی ہر غالب
ہوئی ہی ہمت عالی مری معالج کی طالب	اشارہ ہو تو خضر راہ ہون ابن ابی طالب
	میسر ہو طواف اس کا ش مجھ کو تیری مرقدا
کبھی رکھو گا سر پر اثر و کی لیکر نعلین	میں نے کی چلوں گا سر کے ہلال اللہ گلین
کبھی نزدیک جا کر آستانے پر ملوں آئین	کبھی پلوں سے میں جھاڑوں میں گد کی عمر
	کبھی گرد و مٹیوں میں کیوں نظر رہ گنبد کا
تمہارے شوق میں میں کیا کہوں جو جوتہ کم	نہیں حبا لوطن اب ہند رہی ہو ہم گدڑ
فراغ دے گروان زندگی کا کوئی دم گدڑ	زباں دلوں میں باقی رہی ہو خیر کم گدڑ
	حسد ہو خضر و عیسیٰ کو مری عیش مخد کا
گردن میں آٹھون جنت صد اک تیری بد تو	نہ لون تخت سلیمان آستانہ کرتے بدلے
فراغ دے گروان زندگی کا کوئی دم گدڑ	مجھے ہو غم فخر انبیا کی بس حضور ہی سے
	حسد ہو خضر و عیسیٰ کو مری عیش مخد کا
حیات سمدی ہی ہوں اگر دہرے ترے کشا	مے حق میں مدینہ کی ہو خاک کیسیر موئی
مدینہ کی زمین کو گونہ لائق ہو مرا لاشا	بلا سے نشان کا گونہ بنو ان کوئی اروضا
	کسی صحرا میں انکو طعمہ ہو نہیں دام اور دغا
کجا یہ روسید اور خاک پاک شیر و بطحا	مجھ معصیت کہتے ہیں جب کو سو وہ ہر عننا
مدینہ کی زمین کے گونہ لائق ہو مرا لاشا	شہ قسمت خدا و کھلاؤ گروہ روز امی مود

	کسی صحرا میں انکو طعمہ نہیں نام اور دودکا	
ہوای طوبی و سدرہ اوحادی ہنوی آب و دم آخر الہی طائر جان ہوتے صدقے	یہی ہوا آرزو بس ہمصفر و نمین ہون اپنے تساہی درختوں پر تے روضہ کو چاہیے	
	قفس حبوت ٹٹے طائر روح مقید کا	
خیال شک تھا گو مدحت ختم نبوت سے بڑا قرب نظام الداکبر انوکی برکت سے	صدا صل علی حق نے دیا پر فرط رحمت سے خدا منہ چوم لیتا ہو شہیدی کس محبت سے	
	زبان پر میری جدم نام آتا ہو محمد کا	
ملائک جبین اور حال میں کل انبیا دیکھے بڑی ہجرات چھوٹا منہ نبی کی شان کو صدقے	حضور کبریا جوقت عینا فریضے سے خدا منہ چوم لیتا ہو شہیدی کس محبت سے	
	زبان پر میری جدم نام آتا ہو محمد کا	
	تمت	
	ترجیع بند نعت	
بجسم خلق ازان دم کہ جان دمد خدا بنجم گوہر پاک تو چون رسید خدا	کیکہ نظر ذلتش بود ندید خدا چنان ز صنعت از جای خود رسید خدا	
	بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا	
ہزار حجبہ عالم کیا ہو گو سپدا سنانہ کان سے اب تک نہ آنکھ سے نکھا	تمہارا ہی شہ لولاک ہو یہ سب سدا کہ فی خدائی میں تسانہیں نہیں سدا	
	بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا	

	ترا کشیدہ و دست از قلم کشیدہ	
خدا کا نور تو سایہ تلک نہیں جسکا اسی اول ماخلق حق ہے من ریا		عجیب حسن خدا واد ہو یہ صل علی وہ نور پاک کہ روشن ہو جس سے ارض و سما
	بصورت تو نگاری نہ آفریدہ ترا کشیدہ و دست از قلم کشیدہ	
مسیح دم پہن یوسف ہر جن پر مغرور ازل سے دیدہ حق میں جو آپ تھے منظور		ہزار خلق خدا نے کیے ہیں حورو مقصور جہا نہیں ایک ہیں ایک آپ ہی خدا کے نور
	بصورت تو نگاری نہ آفریدہ ترا کشیدہ و دست از قلم کشیدہ	
نبی تھی اور بھی کیوں ہم سے ہی سوال صبا میں کون تم تو ہو محبوب ایز و متعال		کیا اویس سے حضرت و خواب میں یہ سوال کہا اویس نے ای بادشاہ حسن و جمال
	بصورت تو نگاری نہ آفریدہ ترا کشیدہ و دست از قلم کشیدہ	
تو دل گرفتہ ہو ہو سنکے او کو شاہ غیور ذرا جمال کو دیکھیں تو آئینے میں حضور		بڑھا جو حسن کا یوسف کے ایک دن مذکور معاً ایں یہ لائے پیام رب غفور
	بصورت تو نگاری نہ آفریدہ ترا کشیدہ و دست از قلم کشیدہ	
خدا کے پیارے ہوں بند و نہیں جب تعظیم ہر ایک سورت و قرآن میں آیا وصف عظیم		جمال صورت و معنی ہوا و چہ خلق عظیم شفیع است و ختم النبی رسول کریم

	بصورتِ تونگاری نہ آفریند تراکشیدہ و دست از قلم کشیدند	
مین ایک شگ بیان متھے کیا کروں جھڑ روای سرخ تھی کا ندھو پہ اور چاندنی دت ہوا غرض رخ روشن کے آگے بدر کو ہت	درود پڑھکے یہ بولے اصحابہ خوش دت	
	بصورتِ تونگاری نہ آفریند تراکشیدہ و دست از قلم کشیدند	
شکار مردم دیدہ ہوئے غزالِ حرم خلیلِ خلعت و یوسفِ جمال و عیسی دم خدا رسی کی کمندین ہیں کیسو پرسم ہر بیت ابرو دین لوحِ جبین پہ صاف ترسم		
	بصورتِ تونگاری نہ آفریند تراکشیدہ و دست از قلم کشیدند	
ہزار مانی و بہزاد نے لکھا نقشا ولیک خاکِ تلک خاکِ افیس بن نہ پڑا ہوا بصورتِ تصویر او کو جب سکتا زبانِ حال سے وہ دونوں یوں ہو گویا		
	بصورتِ تونگاری نہ آفریند تراکشیدہ و دست از قلم کشیدند	
پری پھر پر سے ملکِ نال جو کیسوت فرا رپاک پہ جاروب کش ہیں ہر سو سے مہک رہا ہو مدینہ بہشت کی بو سے بیاہر شور یہ کوثرِ تلک لب جو سے		
	بصورتِ تونگاری نہ آفریند تراکشیدہ و دست از قلم کشیدند	
نبی کا تھا جو حقیقی تمام حسن و جمال کبھی نہ دیکھ سکا او سکو کوئی اہل کمال		

کیا بھی دیدہ حق بین سو خواہمیں خیال تو بخودی بین یہ آیا زبان پشمال

بصورت تو نگارنی آفریند
ترا کشیدہ دست از قلم کشیدند

احدین اور جو احمد دین جن فارق میم
جمال مظهر حق بین جو نور ذات قدیم
یہی ہر وحدت و کثرت بین باعث تعمیم
خدا شناس اسوہ کرتے ہیں تسلیم

بصورت تو نگارنی آفریند
ترا کشیدہ دست از قلم کشیدند

نگاہ جب شب معراج میں پڑی ناگاہ
ملک جلو میں ہیں جو رون پہ تخت سر کلا
کہ ایک نور کا پتلا ہو جیسے چاروہ ماہ
یہ بولے دیکھتے ہی آدم صفی اللہ

بصورت تو نگارنی آفریند
ترا کشیدہ دست از قلم کشیدند

سیح کر گئے دم کے اسم ربانی
سپند لائے جلانے خلیل نیروانی
ادب سے چوم لی یوسف نبیؑ کو پیشانی
درو پڑھ کے یہ کہتے تھے آدم ثانی

بصورت تو نگارنی آفریند
ترا کشیدہ دست از قلم کشیدند

وہ اے خلدین ملکشت کو لیے جو حضور
کہیں نبی کہیں غلمان کہیں جماعت جور
ارم تھارونق تازہ سے ایک عالم نور
کہا یہ دیکھ کے ہر ایک نے بفرط سرور

بصورت تو نگارنی آفریند
ترا کشیدہ دست از قلم کشیدند

سنا تعالٰی تعالٰی بنی شتاب شتاب
جباب حق سے ہوا تب حضور کو خطاب

بڑھے جو عرش سے طر کر کے آپ چند حجاب
ادب سے پہونچے جو محبوب حق تو رقیب

بصورتِ تونگار بنی آفرینِ خدا

ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا

تہاشا و یکھو گکا اک اک کے حسنِ جوت کا
پڑھو گکا شعر یہ ہر باب کہ صل علی

مین پل صراط پہ ٹھہر گکا جا کر درجِ خدا
نظر پڑ گیا مجھے جب کہ آپ کا کھڑا

بصورتِ تونگار بنی آفرینِ خدا

ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا

کمال ہونگے مشوش تمام پیغمبر
کہ یہ رحمتِ غفارِ فخر سے آ کر

پی شفاعتِ عالمِ بحر صحتِ محشر
اجابتِ آن کے صدقے ہو و نمانی پر

بصورتِ تونگار بنی آفرینِ خدا

ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا

ہر ایک دیدہ حق بین کا تو ہے نورِ نظر
جھی ازل سے ہو در نظامِ آسمانِ پھر

ترے جہاں نے ہر دلمین کر لیا ہے گھر
ہوا ہے اور نہ ہو گا کوئی تیرا ہمسر

بصورتِ تونگار بنی آفرینِ خدا

ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا

تمت

قصیدہ نامم

کہ کروں ہند سے حضرت کو مینے کا سفر

کو نسا دن ہو وہ نختہ ملک جن و بشر

خواب غفلت سے کہیں چہ نکاح ٹھونکن
 ناشتہ کے لیے موسیٰ مرے من کو الٹے
 خوانِ نشت کو کروں دے سے جھک کر تسلیم
 گو نہیں شرطِ نمک مجھے ادا ہو سکتی
 خوانِ یغیا سے ترے رزقِ مجھ دے زرا
 رہنائی کو جو خضرِ آئینِ مری بر سرِ چشم
 ساز و سازی ہو سامان ہو بیسا مانی
 ہمسفرِ دھوم سے ہتھافلہ عصیان ہو
 خاکِ رہ غارِ رہ رو بہ کہ سوادِ اکو بہ
 پشت ہو بارِ مذہب سے اگر میری خم

دوش پر کلبہ اخراں سے اوٹھاؤں بستر
 مائدہ عیسیٰ بھی افلاک سے اوتر لے لیکر
 رد و دعوت نکروں لیک لٹا دوں تپہ
 پر میں ایسا بھی تو زہنا زہین تن پر
 کیا میں کم ظرف ہوں جو اور کا ہوں دستِ نگر
 پر ہدایت میں نہیں آپ سے کچھ بڑھ کر
 و مبدہ آہ کا نعرہ ہو مرا کوس سفر
 نقدِ ایمان مجھے کافی ہو نہیں حاجت زر
 پانوں کے آبلے ہوں مروک ویدہ تر
 سمجھوں تعظیم سجا لایا ہوں ہو فخرِ اسپر

ایضاً

کہ مر ہے نکست روح روان پیس
ہو تیرے لطف سے گلزار عالم امکان
سناں دین کو ملی سبز بختی جسا وید
بہا تھا ہر سر انگشت سے جو آبِ لال
تہمین ہو باغِ شایعہ عالمِ احباب
بسا خیال مرے دہمین قد موزون کا
وہ قد ہو صورتِ شمشاد بلکہ نخل مراد
ہے سر خیزہ اسرار و معرفت یکسر
اوڑا یا خاکِ فلک نے بنا کے کا کشتان
اوس کی شان میں ہو اہنا الصراط آیہ
نہین ہو کوئی شب قدر لیک سائے زلف
نہ موشگافی مضمون کا ہے یہاں یارا
جہان میں نام ہی سنتے رہی ہیں غمخاکا
ادب سے پائون کوچہ مہون لگان لکھنؤ
میں خاک پا کو کروں طوطیا کی دیدہ جان
چلے نہ گلشن ہستی پہ میری باد خزان
اقتب ہو ہاشمی و مطلب ابو القاسم
کہا ہے وحی میں نزل اور کبھی طہ

غذای روح و دل و دین شمیم جان پرو
کرم سے آپ کے باغِ جہان ہو تازہ تر
نگاہ آب بقا سے ہو خضر کے بہتر
اوس کا قطرہ ہو تسنیم و قلم و کوثر
تہمین ہو صاحبِ لولاک حضرت سرور
کیا ہو یا کہین غمخاکے میرے دہمین
جھکایا طوبی و سارہ فرج کے آگے سر
ہین مہر و ماہ و شب قدر تہمتے اوں سرور
زمین سے تابلاک فرق نگ سے ہو پیر
اوس میں ساکت عشاق کو دین دل شد
خدا رسی کی کمندین ہین زلفِ عین
نہ شعر طبع سے موزون ہو بہر وصف کمر
مگر کیسے نہ دیکھا نہ ہے کچھ اوس کی خبر
رکھو نہیں سر پہ سر فخر سے بدین تر
کہ میرے مجھے ہر دو جہان کی مد نظر
نہ آئے گلشن امت پہ او کی جب صبر
ہو اسمِ اعظم احمد خطابِ عظیم
ہے قنالم بھی اکشر

سناؤں حال میں معراج کا تجھے اونکی
 ہوئی کسیکو نہ معراج اور نہ ہوا سی
 بلایا حضرت باری فی جبکہ جانب عرش
 ہوئے براق پہ بہر عروج جب ہر روان
 گئے وہ عالم امکان سے لامکان زمین
 تھے انبیاء تسلیم کو جھکائے ہوئے
 خبر دی خلد نے زیب مکان امت سے
 کہایہ مالک دوزخ نے دور سے باد
 سنایا حورون نے سہرا ادب سے کمر چرا
 چلی ہوا سی خنک یہ شجر سے طوبی کو
 شرافت در کرم فلک ہوا یا تا تک
 ویا حضور میں آئندہ مبارکباد
 ازل سے تابا بدستے ہو جہان آباد
 شہر جان مول اہل عالم امکان

یہ راز کھولوں میں سر بستہ تجھ پہ امضہ
 نبی نہ ایسا ہوا ہے نہ ہو گا تا محشر
 زمانہ فرش سے تا عرش ہو گیا ظہر
 ہوئی روان کو روانی سے آپکی بزم
 کہ جیسے شوق سے لے غریب پہ لے نظر
 تھی دست بستہ ملائک کی صف بھی جان کر
 کیا شگوفہ جنت ملائکہ نے نظر
 ہے تیز مار جہنم تمھارے دشمن پر
 سلامتی دو عالم کے ہو تھیں مظهر
 شگفتہ نعنچے کو جیسے کرے نسیم سحر
 فلک سے عرش تک فرش ہو گئے اختر
 دبیر سپنج کا یعنی یہ قطعہ لایا نظر
 تمھارا سایہ رحمت ہے تاج جن و بشر
 ترے وجود مقدس یہ ہو بصورت زر

قصیدہ

مہ و نور شیدہ درہ ہر جمال روی احمد کا
 نہ تھی آگے شب قدر اب جو ہو تو شرف
 وہاں جب تھے تو مثل بر رحمت تھا یہاں
 شب معراج گذرے فرش سے تا عرش کدہ زمین

جہان کا نور ہو اک پر توہ نور محمد کا
 سبب یہ ہو پڑا ہو سایہ اونکی زلف اسود کا
 یہاں آئے تو اوس عالم میں ٹھہرا یہاں قد کا
 نہ گذر اومین کی بھی وسوسہ فلاک کی سد کا

کہاں ایسی ہوئی معراج ابراہیم و آدم کو
شب معراج حضرت انبیا بوسے یہ حسرت سے
زمین و آسمان کا فرق ہو عرش اور کرسی پہن
حیات سردی ہو روح کو اونکی دو عالم تین
سیان خالق و مخلوق ہو اک و وسط اونکو
ہو اسرافیل سے شان نبوت آپکی بالا
نبی ایسا ہوا ہے اور نہ ہو گا حشر تک پیدا
نہو متر وک مجھے کوئی سنت تیرے حصہ نہ ہو
میں ہندی ہوں لیکن فیض ناما لہ آسان ہے
ہو میں و فیض مقدم ورنہ یوں لاکھوں تار و تار
قضا و قدر ہو عین رضامی رحمت عالم
ازل سے ہے اوسکے ہاتھ میں شیرازہ امکان
منافق اور مومن کو محک تھی آپکی صحبت
ندیکھا کو دیکھ و زکر کو بچتے اونکی نظر و بین
ازل سے تا ابد و وہی معلم عقل کل کا ہو
دو عالم میں حرف کر سوں گے و لب سے نکلا ہو
ملا ملک کی زبان پر تھا کہ جام الحق و حق الابل
وہ شاہ و امینا نائب جناب کبریا و امین
پر عمر معنی و رفرو حی عقل کل نے یوں روئے

بڑھایا آپ نے ہر مرتبہ اپنے اب و جد کا
یہ کچھ شان نبوت رب ہی مظہر شان یزد کا
کیا خالق نے بالا رتبہ ممبر اور سند کا
خلاف اسکے عقیدہ دی خدا ہرگز مقرر کا
وجود پاک میں ہو سلسلہ حرف مشدود کا
یوں ہی کعبہ سوا علی تر ہو رتبہ اونکے مقرر کا
یہی ہو اعتقاد و قول ایمان پر مشدود کا
سجا آور رہوں غیر موکد اور موکد کا
معرب کرنا جیسے سہل ہے لفظ ہند کا
بڑھائی پامو سی سے اونہیں کی رتبہ مقرر کا
نہیں ہو اسیلے تیر قضا محتاج کچھ رد کا
مجزا کرنے والا بھی وہی ہو اس مجلد کا
مثال آئینہ کھلتا تھا جو ہر نیکی و بد کا
غنا سے سنگریزہ مرتبہ سے سمجھ زمرہ کا
وہی مشتاق تعالیم اس خط لوح بر جہ کا
مشیت میں خدا کی کام تھا کیا کاوش و تدبیر کا
سبب بت سکھنی عالم تھا مژدہ اونکی آمد کا
جہان میں ہر نبی کو فخر ہو اونکی خوشامد کا
سبق خوان جسطح ہوتا ہو کوئی طفل سجد کا

فیوضِ ظاہر و باطن کا مطلق ہو وہی مبدا نجاتِ عاصیان ہو منحصر تشریفِ شفاعت پر بھروسا ہو ترا بس محکوم اپنی کامیابی پر تمنا ہو کہ جاؤں سر کر بل گھر سو دینو تک زبان پر ہو درود اور آنکھ سو ڈوبیں ان احد تک کچھ نشان عالم اگر کان نہ تھا رعنا	ازل سے تا ابد نعم تو ہی انعامِ حید کا بروزِ شگیری آسرا ہو بس تے پیر کا مکمل ہے تو ہی درگاہِ رب ہی سچے مقصد کا رہون درگاہ پر رکھو شمعِ کچا دوشد کا روانِ جسدِ روانِ معجبہ ہوں تیرے مرقہ کا یہ موجودات صدقہ ہو فقط اک سیمِ احمر کا
---	---

قبول خاطر اقدس ہو کیون عرضہ رعنا
واما ائیل آہ ہو گویا شانِ احمد کا

میت

مناقب در شان جنابِ امیرِ حضرت علی علیہ السلام

رباعیات

جن نام سے ہو شفا وہ ہو نامِ علی ہے ساحتِ عرش اور سکا صحبِ یون	مفتاحِ در دین کی ہو صمصامِ علی کرسی جسے کہتے ہیں وہ ہو بامِ علی
--	--

ایضاً

ہم نامِ خدا کے ہیں علی نامِ خدا یاں شیرِ نیتان تو ہو شیرِ قالی	حیدرِ اسدِ اللہ ہیں امی صملِ علی ہو شیرِ ثریان او نکلے مقابلِ چیتا
---	---

ایضاً

از بارِ غمِ جہان سبکدوش کنی اے صاحبِ حلِ مشکلاتِ عالم	در ماندہ شدم بعرضِ من گوشِ کنی بیچارہ شدم چراغِ فراموشِ کنی
--	--

	ایضاً	
ہم چارہ کار خوش ہر سو جوان کن شکل رعنا ی پریشان آسان		از بسکہ بفکر این و آنم حیران بڑا بہت نیست مراعت ہ کشا
	ایضاً	
خاقت بین ہوا ثنا عشری بہر بندہ ہین پہنچتے مگر حواسِ خم		ہو جب علی مین روح و جان دل شیعہ چار لون عنصر ہین چار یاری رعنا
	ایضاً	
اور جسمِ جہان کی جان ہو جان علی شایان ہے شایان ہو شایان علی		ہو نام خدا شان خدا شان علی گر بے دینی فخر و دعو عالم کہتے
	ایضاً	
اسم اعظم ہو حرز جان ناد علی دیوارین ہین اس شہر کی اولاد علی		ہے ورد مجھے آٹھ پہر یاد علی حیدر در شہر علم و دین ہین رعنا
	ایضاً	
راہنی تھے رضا قضا تھے شاد علی ہین دستِ خدا بنی کے داماد علی		ہر وقت خدا کو کرتے تھے یاد علی حیدر کے سوا مالک کونین ہو کون
	ایضاً	
ہین احمد مختار کے مختار علی شمشیرِ حیدر کزار علی		معتوق نبی ہین عاشق زار علی کنار کے سر پہ دست مومن ہین
	ایضاً	

فردوس کے ہیں رونق گلزار علی آنکھوں میں مجھوں کی بعین گل تر	گلزار حسیل میں تھے گلزار علی ہیں دل میں عدو کے موہنوخار علی
ایضا	ایضا
یوسف کا جمال تھا تو حب یعقوب مقصود دو عالم ہیں علی نام حسد	اور نوح کا حلم تھا تو صلب ایوب محبوب الہی کے علی ہیں محبوب
ایضا	ایضا
بھائی تھے نبی کے پسر بوطالب دو آنکھ کی جیسے اک نظر ہوئے	اللہ کے شیر تھے علی عن اب یک جان تھے نبی علی مکر و قتال
ایضا	ایضا
افضل ہیں سلیمان سے گدایان علی غور شید کرم ہیں بوتراب و نظام	یوسف سے عزیز ہیں غلامان علی ہیں دروہ خاک ر مردان علی
ایضا	ایضا
بر بار کہے ملک کرو سجد عادل بدو دل نام نامیت بعدل	بر نام مہارکش سجوانیم درود در پنجبت ست زین دگر پنج فرود
ایضا	ایضا
کوہر سے زمانہ میں صدق کوہ شرف پیدا ہوئے کعبہ میں علی نام خدا	بیمغز ہے استخوان جو بڑوہو صدق کعبہ جو صدق ہے تو علی درخفت
ایضا صحابہ کرام	ایضا
وصف بوکر فخر یار و اصحاب	یکسانست ز طفلی وہ پیری و شباب

اعداد حسہ و ف ب ک بے صفر بہین	رعنا زا حد عشر و صد گیر حساب
-------------------------------	------------------------------

ایضاً

از ذات عمر و کہ یافت شوکت اسلام	حقا کہ پیش از از لش شاہی ام
از حرف عمر و بر آراء عد و بہین	شاہیت کہ در گدائیش یافت نظام

ایضاً

عثمان غنی ست باذل و مرد خدا	در آب و گلش بود سخاوت رعنا
اعداد حروف نام عثمان کن جہ	از دیدہ حق بہین کہ پید است سخا

قطعہ

چون محمد روان قلب علی ست	بو تراب ست قالب اسلام
چشم صدیق گوش او فاروق	ہست عثمان چون بان در کام

مقت

رباعیات در شان اہلبیت علیہم السلام	
------------------------------------	--

رونا غم شیرین عادت یہ ہے	بس اپنے طریق میں عبادت یہ ہے
بیداری میں گریہ خواہ میں ہو رو یا	ای مومنو رویت کی شہادت یہ ہے

ایضاً

مومن کی نجات ہو ہے کہ مغموم	بے ماتم شیر کے بخشش معلوم
دنیا میں کیا اگر غم سرور دین	غم دین میں ترا کرینگے شاہ مظلوم

ایضاً

بنیم غم شاہ سے نہیں کوئی پیر	اکبر کے قلق میں سب جوان ہین دلگیر
------------------------------	-----------------------------------

ہیں سوگ میں بیویوں کے اہل صحت
نالانِ غمِ اصغر میں ہیں اطفالِ صغیر

ایضاً

شپیر نہیں جو جان کو فدیہ کیجے
شامی بھی نہیں جو اونگوشتہ کیجے
رعنا قلقِ شاہ فقط باقی ہے
انکھیں جب تک ہیں خوب دیا کیجے

ایضاً

شپیر نہیں نہ عرصہ کرب و بلا
شامی بھی نہیں جو اونسو سے لیجے بلا
باقی جو غمِ شاہ بس اے مردمِ چشم
دل کھول کنوٹِ تین ہر صبح و مسا

ایضاً

پیری میں شباب یاد جب آتا ہے
پیر کی جوانی کا قلق ہے رعنا
بیسا ختمہ دل پھوٹ کے بہ جاتا ہے
نوشاہ کا غم اور بھی ہوتا ہے

ایضاً

اکبر کا قلقِ جهان میں ہو عالمگیر
اکبر کا الم نامِ حسد اسے ہر دم
رو تے ہیں بہشت میں بھی اکثر شپیر
اب تک دمِ فوج بھی یہی ہے تکیہ

ایضاً

قل سکھنے کی و اللہ نہیں دلیں جا
یہ عالم حبِ پنجتن ہے یعنے
پیدا کرے ربط اورے کیونکر رعنا
کوزے میں سمانہیں جیسے دریا

ایضاً

سیراب ہوا غرات پر لشکرِ شام
اسیرا یہ تھا کہ ساقی کو ترستے
پیاسے سے تین روز دریا پہ امام
القاسم محمد و مہ نئی کا سنے کلام

ایضاً

شادی چچی مہندی لگی سہرا بھی بندھا
کام آیا بروز عفت لیکن دھوا
اتھاسم محروم نبی کا ہے قول
محرومی قاسم کا کھلا اب عقد

خمسہ نظام بر سلام پیر

دماغ بردل ماہ ہوا اور خاک بر سر چاندنی
چاک ہوشل کتان بسم قریر چاندنی
ماہ ہے حلقہ زن ہالہ مکہ رچاندنی
مجرئی ہے سو گوار ماہ حیدر چاندنی

اشک ہو شبنم بکا کرنی ہوش بھر چاندنی

ماہتاب دین پیہر تھے توحید رچاندنی
نور حق کے سامنے کیا ہو منور چاندنی
چادر تطہیر سے کیا ہو برابر چاندنی
فرش ایوان علی سے کب ہو ہمسر چاندنی

چاندنی جھاڑوں تو جھڑنی ہو زمین چاندنی

چاندنی کا کھیت سہجاؤ گئے زہر اکاباغ
ماہ دین چھپ چای چمکانی قمر سینہ پہ دماغ
روشنی شامی کراہیں تیرہ باطن بد دماغ
اسو فلک اندھیر ہو عابد کا زندان سحر دماغ

اوی زمین کیا تھر ہو فرش ستھر چاندنی

فرض کیجئے گر ہلال دین رسول اللہ کو
چودھویں مہدی نہ دین بدر کمال دیکھ لو
اسلیے نور چشم اکا پر تو اسے مومنو
تا کمال چاروہ معصوم روشن سب پہ ہو

چودھویں شب کو بار کرنی ہو شب بھر چاندنی

نور مقدم سے ہوا حضرت روشن اک جانا
ہو زمین بدعت سو پاک و ظلم سو صاف آسمان
صبح صادق ہو فروغ مہر کا جیسو نشان
مہدی دین ہیں نہان فیض ہدایت ہو عین

	چاند جیسے ابر میں اور جلوہ گستر چاندنی	
روئینے اک ماہ نو کو حشر تک اہل قلوب	پیر گردون دو دین کیکھا ترے اند خیر ب	کس کو یہ معلوم تھی تقدیر علام الغیوب
	چار دن بھی دیکھنے پائے نہ اکبر چاندنی	
ہر مہینے دشمنانِ مین سے ہو سر گرم جنگ	تیرہ دل سے نوریو کو ہوازل سے عازنک	شامیوں کی ہر فرشتوں تک غرض صہ نیک
	چرخ پر کہتی ہو ماہ نو کا خنجر چاندنی	
عقل کل کیا کا و سرامی زل ہمار تھا	رجعتِ حور شیدا و رشقِ القمار تھا	صاحبِ لولاک پر او کو نہ کیا کیا ناز تھا
	فرش کی خاطر نہ تھی او کو میسر چاندنی	
صف شکن تھے من چڑھی جنگ کے مشتاق تھے	فتح جنگ بدر سے وہ شہرہ آفاق تھے	غازیوں کے قاسمِ بہت پہ اتحقاق تھے
	دیکھ کر عاشورہ کی شب کو دلا و چاندنی	
نور عینِ شیر حق جب ماہ دین کے پاس ہو	اس قرآنِ سحر کیونکر نہ وقفِ یاس ہو	شامیانِ تیرہ باطنِ تابلا و سواس ہو
	یہ نہ سمجھا ماہ سے چھوٹکی کیونکر چاندنی	
آج کیا ہو روزِ شوقِ قلمی قمر کی کھل گئی	ماہ ہو سوزِ جگر سے صاف چونہ کی ڈلی	تھا مسخر حل بنا پس کر مہ کا مل جھی
	گر بد و ضہ کے پھری چونہ میں ملکر چاندنی	

جس طرح سے اکٹھ دوہین ایک ہو لیکن نگاہ	صورت ہ ایک معنایں ہین فی شتابہ
رات دن شام و سحر ہا ہی سے لیکر تابا	استحاد و بختن پر ملکہ ہین چارون گواہ
دہو پ خورشید و خشان ماہ انور چاندنی	
عمر و دولت غافل و دنیا میں ہر خواب خیال	بد بکامل صاف ہو جاتا ہر کھٹ کھٹک لال
ہو مثل مشہور آخر ہر کمالے راز و ال	مال و نہر کیا چیز ہو پس چاہیے فکر آل
فی مثل ہر چارون کی اتی تو بلچاندنی	
قوس البر و ابر میں اور بدر میں ہر تھی کمان	تھی شب معراج میں قوسین ملکر بگیاں
کہ ہلال عمید تھی و جہ فروغ آسمان	ابر و ماہ بنی ہاشم سے روشن تھا جہان
بدر سے اس ماہ نو میں ہر فروغ تر چاندنی	
روح کو کب جسم خاک کی مانع ادراک ہے	لوٹ ہو کچ جسم سے جانکو نہ مطلق پاک ہو
نور تو ہو نور اور جو خاک ہو وہ خاک ہو	خاکسار و نکا ہر اک دہی سو دہن پاک ہو
گرد و آلودہ نہیں ہوتی زمین پر چاندنی	
ہر دلائی اہستہ مصطفیٰ جنت کی رہ	نعم نہیں عصیان پیش آئے اگر روزیہ
مہر دین کے پر تو سے قبر ہو تخت کاجہ	پنجتن کا داغ ماتم ہے وہ ماہ چار دہ
جنگلی تاریکی مقرر سر چاندنی	
آب کوثر کیون نہ جینے کی تمنائیں پایا	مثل عیسیٰ کیون نہیں ناو علی پڑھ کر جیا
خیر او سکون خضر نے گر مشورہ یہی پایا	نامہ روشن کیون نہ حیدر کا سکندر زلیا
پردہ ظلمات میں جاتی مقرر چاندنی	
نور یو کیسی منور تھی وہ عاشور کی رات	کوئی سمجھا تھا شب قدر او سکون کی شب بربا

اس سے بھی بڑھ کر تعجب خیر ہو کیا کہ رت	جبکہ تقاسی سیکہ نہ نے کیا قصد فرات
فرش ہوئی کوئی کھو لوئی چادر چاندنی	
زخم تن سے نہ لقا تھے صورت تن اقم	چادر نہ چادر مرہم خوشی سے تھی مگر
نور یو یہ ہے بیان راوی بادِ سحر	کہتے تھے لاشے شہید و نکی ہوا اٹھنا جگر
مرہم کا نور تھی ہر زخم تن پر چاندنی	
عین واجب ہو زیارت ہر مسلمان کی لیے	فخر مولیٰ کی حضوری کا ہو انسان کی لیے
یہ سعادت حقِ خودی ہو مآب تابان کی لیے	رہروانِ روضہ شاہ شہیدان کی لیے
فرش کرتا ہو قمر ہر اک قدم پر چاندنی	
سایہ کی ہمسایگی نانا کو جس کے ناگوار	آریہ قلیب کو عصمت پہ اونکی افتخار
بندر مہتی تھی جہی چشمِ فلک لیل و نہار	کر بلا کی راہ میں زینب جو بیہوشی تہیں سوار
چاند کو کرتی تھی پہنان پر بند چاندنی	
کوچ ہوتا تھا اگر دن کو تو ہو جاتی تھی رات	دیکھ لے سایہ پری کی تھی کہاں یہ کائنات
دوڑ تک دیتے تھے پہرہ اہلبیت پاک ذات	سامنے شاہِ دو عالم روکتے تھے قنات
تھامتے تھے راسِ عیساؑ پر اک چاندنی	
گردشِ تقدیر سے نیرنگ دیکھے خوب	یہ کھڑی دشمن پہ بھی لائے نہ غفار الذنوب
ماجرای ہنت حیدر سنکے پھٹتے ہیں قلوب	ایک دن وہ تھا کیا جب باہر نہ رہ لے غروب
گاہ منہ پر دھوپ بھی اور گاہ سر چاندنی	
کب شبِ عاشورہ میں تاب مآب تابان رہی	حلقہ زنِ مذہبین تھا چشمِ قمر گریانِ زہی
چادر نہ نور سے مثلِ کمانِ پُرانِ ہی	لاش زہر کے قمر کی درشت میں عریانِ ہی

لوہتی ہو خاک پر اس غم سو گھر گھر چاندنی	
گردہ ہالہ نہیں یہ حلقہ ماتم ہے آہ	ہر مہینہ داغ بردل شام سے تو پاگیا
گاہ ہو غرہ میں پھر ہو خاک بر سر پھر سیاہ	اوس مہ کامل کا یہ غم ہو کہ کشدر ہو کر
ماتمی صفت کی طرح بچتی ہو گھر گھر چاندنی	
اسم غم نام ماہ دین ہو اللہ صمد	ہیجہ اعدا دین نام خدا بالاصمد
فخر حسن اتفاق او سکون کیوں لا تعد	ای خوش طالع کہ ہو نام حسین بہم
کیوں نہور و شند لو نہیں نام آور چاندنی	
بیزبان کی پیاس کا جب غم ہوا شیر کو	ماہ نے سمیر پایا جب فرات و سیر کو
التجاسے اوسنے بھیجا تاب پر تنویر کو	اشتیاق شیر جنت دیتی تھی بے شیر کو
قاصد نہر لبین بھی بہر چاندنی	
نور اول سے محمد کے ہوا روشن جہان	آفتاب حشر ہو سکے مہدی آخر زمان
راہ دین احمدی ہو حق بجانب کھکشان	احمد مختار دین نور خدا کے آسمان
حیدر روزہرا تم شیر و شیر چاندنی	
آیا عاشوری کو جسدم قتل کا حکم نید	یاں صفت ماتم بھی تھا شامین حسین عید
تھی سلخ بندی کہیں تریتل قرآن مجید	شام سے سامان صبح قتل کرتے تھے شہید
نور کا ترکا تھی بہر فوج سرور چاندنی	
خار ہو سلخ کھی پروین بھی خوش چین بنے	کیا عجب گردہ خاک شفا پروین بنے
صورت گلزار ابراہیم وہ آئین بنے	روضہ سرور کے گلشن میں اگر گلچین بنے
بھرے دامن میں گل غریب انور چاندنی	

ہو جو جب پو ترابی سے مخمر آب و گل	ہیں ہلالی صاحب کا ہیدہ و سب مضمحل
یوں مصائب سے تودال ایک ایک کے جابھو	ظلمت زندان عابد ہر زخمی انکا دل
ہو نمک پیش دل احباب حیدر چاندنی	
شامیان تیرہ باطن کا اودھوہ مکروکید	جسطح پالے پڑے صیاد کے بیچارہ صید
خانان برباد گھر کا گھر فنا اور آپ قید	ہو گیا تھا خون غم سے خشک گت تھی سفید
فرش پر سجاد کا تھا جسم لائے چاندنی	
ہو خجف حاجی اخی صاحب شق القمر	فرش راہ قبلہ دین ہیں جہان قدسی کے پر
دورہ پر درمہر کی فرمائیں گے تجھ پر نظر	روضہ پر نور مولیٰ مین بچھانی ہے اگر
مہر کے چشمہ میں حوامیہ انور چاندنی	
شام سے تھا شامیوں کی تاک میں جھوٹا	گر دیشکر صورت ہالہ پھر کرتا تھا ماہ
احتیاطاً اور اگر جاری ہوا فرمان شاہ	لی طلاف کی جو وان ماہ بنی ہاشم فر راہ
روشنی لیکر بڑھی پیش لاو چاندنی	
نوریو نور علی نور اسیلے اونلو کھسا	تھے او جالے جو خدا کو گھر کے نور مصطفیٰ
ایک جلوے سے منور ہو گئے ارض و سما	عکس خورشید جبین و ماہ عارمن جو پڑا
آسمان پر دیو پیکلی اور زمین چاندنی	
جس مجسم نور سے روشن ہو اسارا جہان	تھا فروغ وادی امین زمین سے تازمان
چاک چلتے تھاتن پر نور پر مثل کتان	نور تین چھین چھین کر ٹونسی زہر کی تھا عین
چار سو چار اینسو سے تھی برابر چاندنی	
لشکر انجم کی صورت جبر کہ انصار تھا	عقد پروین اہلبیت اور ماہ دین تھے مہ لقا

وہ براق مصطفیٰ حضرت شبیہ مصطفیٰ	زیرِ ران شبِ بدزوہ تھا یال جسکے سنبلا
زینِ ماہِ نوحان جوڑا تھی نا کھر چاندنی	
مہر کی تنویر ہر ذرہ کی آبِ گل میں ہے	روشنی سمیع دین ہر گھر ہر اک محفل میں ہے
پرتوِ خورشید کا جیسے مہرِ کامل میں ہے	نورِ ایمان فیضِ شبانہ سی ہر دل میں ہے
اک مہرِ سرجِ امامت کی ہر گھر چاندنی	
دشتِ فکمی دہوپ میں گلزارِ ابراہیم تھا	چاندنی کا کھیتِ شکِ خلد تھا صبح و
نکستِ پیرِ اہن یوسف ہوئی موجِ صبا	نکستِ تیغِ نبی سے بس رہی تھی کر بلا
ہوئی مقلد میں چھتو رہی مہر چاندنی	
صاحبِ شوقِ القم کو ناز ہو لولاک پر	مرنے کا حکم ہو معجزِ نما و سلاک پر
لوٹتا تھا ماہِ اس غمخسروِ خاشاک پر	فاطمہ کی بیٹیاں بیٹھی تھیں غمِ شراک پر
شرم سے جاتی نہ تھی ندان کے اندر چاندنی	
بہنے مانا گو نہیں ہو نور کو سایہ سے کام	لیک گردشِ سحر میں آگیا ماہِ تمام
شام کے کفار کا مشہور ہو ظلم و ظلام	عالمِ ظلمات سے کچھ کہ نہ تھا زندانِ شام
جب وہاں جاتی تھی موتی مٹی چاندنی	
داعِ رنجِ ماہِ دین ہر دلیں ہر ماہِ منیر	ہیں غرا وارانِ حضرت اسیلے روئے نصیر
قبرِ رعنا ہو تماشا گاہ ہر برنا و سپر	اک مہرِ داعِ عزائیں کتو جلو ہی ہر بیر
قبر پر باہر چراغان اور اندر چاندنی	
مت	

خمسہ نظام بریل ماہی

خاک ڈالے ماہ پر چھستی نہیں پر چاندنی
چاندنی سچی فرش تھی اور یہ کی جاو چاند

سہتی ہو اہر حال میں نہ کی برابر چاندنی
شہ کے جسم یا کی پر تھی جلوہ گستر چاندنی

مجرئی کیا نور تھا تھی چاندنی خاندانی

ہو مقرر طے ہر مشکل پیسہ چاندنی
ساتھ ہوا سطر ہوتی ہو ششدر چاندنی

گردهای پشمی بر پیش روی انور چاندنی
مجرئی بر ماند پیش روی اکبر چاندنی

جائزہ فاطمہ کا ہے مصوٰر جان دنی

عیش سے اوتری اگر چہ کہ منہ چاندنی
چادرِ تطہیر سے کب ہو برابر چاندنی

ماہ دہولائے کنارا آب کوثر چاندنی
رنگ بدلے روزگار بہتر سے بہتر چاندنی

یادِ محکمہ کل رہی سے ہوئے ہمسرہ چاندنی

مرتبہ اعلیٰ میں اسل وینکا ہی شام و صبح
رجعت خورشید کو باعث تھی حضرت کو پیر

جدا مجد نے کیا تھا آپ کے شوق القمر
جس حکم مہتابیان چھوٹیں رخ خورشید پر

ماہ کا کامنہ اور آئے کماں ار جانہ فی

لال ہر گویا زبانِ کس سے اذکجا نام لوں

حضرت معصوم کامل چارہ ہون جو بنو
مہج حسن یوسف آل محمد گر لکھون

ہفت روزہ شاعری اور وقت حایدنی

حلقہ گوراؤ کے گرد خوش ہال ہو گیا
مرقدِ حریہاہِ شخب سے بھی اعلیٰ ہو گیا

نورِ ایمان حق میں نوری کے دو بالا ہو گیا
امجیر تھا اختر طالع او جلا ہو گیا

	قبر خرمین ہو گئی زہرا کی چادر چاندنی	
جلوہ گر تھا جس فکر کا چاندنا افلاک میں کیون نہ چھا جائی اندھیرا ہر ل غمناک میں	تھا شرف اوس ماہ کو بیت شہر لولاک میں چاند زہرا کا چھایا آسمان نے خاک میں	
	ڈھونڈتی پھرتی ہوا تک انکو کھر کھر چاندنی	
حلقہ ماتم ہے ہلال ماہ ہے صرف بجکا کیون ہلال اس غم سے گھٹ گھٹ کر نہ ہو بد رنگ	باعث شق القمر آخر یہی تھا اجسرا اکبر مہر و کا نقشہ دھوپ میں جلتا رہا	
	لوہتی ہو خاک پر اس غم سے اکثر چاندنی	
اہلبیت پاک حق کے نور کی تصویر ہیں پنجتن مثل جو اس خمہ شکر شیر ہیں	بالیقین شان نزول آیہ تطہیر ہیں احمد وحید ربوبی و شیر و شیر ہیں	
	آسمان خورشید روشن ماہ اختر چاندنی	
نور پاک پنجتن ہر صاف اس جا پر ہم نور کا صل علی عالم ہے گویا دمدم	مہر وہ قندیل بروین جھاڑ سائے خدم روشنی بزم غرا کی لکھ سکے کیونکر تم	
	ہوں جہان انجم پسند اور دو مجھ چاندنی	
تین دن تھا ہر بے گور و کفن وہ مد تھا خزیمہ و خورشید لیکن ات دن صبح و سا	سائبان تھا آسمان اور فرش خاک کر بلا نفس شہ کا اور تو کوئی خبر گراں نہ تھا	
	دھوپ تھی دن بھر نگہبان و ترسب چاندنی	
چرخ تو چکر میں تھا اور زلزلہ میں تھی زمین لوہتا تھا غم سے انکار و نہ خورشید مہین	کانپتا تھا عرش پر تھانے تھے جبریل امین روز قیل شاہ دین اجرام علوی تھے خرمین	
	مہ کے دلپر داغ تھا اور تھی مکہ چاندنی	

جسطح اعجاز سے واقع ہوا شق القمر سج بین مہ پارہ احمد کے ہوں شوریدہ کر	چاک یا جیسے ہو وقت صبح و اماں سحر ناوک سوک مہ زہر اسے زخمی ہو جگر
میرے مہم میں ملا دے اور نوکر چاندنی	
ناز پروردہ علی کا فاطمہ کا لاٹولا چشم جان دل میں بھلاؤ تھو جنکو مصطفیٰ	زیر طوبی روز جبریل او کو لیکر جھوٹا ہاوی او کی بخشش ہوا درگشت کر بلا
دھوپ کھلتے جسے حیدر نہ ماہ چاندنی	
چادر مہ بدتون سے زیر ستمال ہے پھر بھلا نظرون میں نور حق کو وہ کیا مال	فرش درگاہ مہ زہر اوہ ماہ و سال ہے یہ تو اک مدت سے بزم شاہ میں پاپاں ہے
ای فلک ان بچھوڑے بد لکر چاندنی	
ماہ سے انجام کبھی ہوتے نہیں الحق جدا تھے مہ زہر کے عاشق کبکوش صل عدا	یا ویرتہ مثل پروین تھے تو وہ بدر اکبر سایہ سان ہمراہ نہ تھی ہو جدائی دخل کیا
چاند تھا سبط نبی اور کھے بہتر چاندنی	
چادر مہ مہم کا فور تھی اے بولجب کر بلا میں جب قلم وہ ہو چکا سب سبب	چاندنی کو کہیت میں گلزار تھا دہر اکاب ایسے گل زخم شہیدان کو کھلی ہنگام شب
ہو گئی مثل گل شبو معطر چاندنی	
چاندنی کھلتی رہی یون شام کی راہ میں غصے گھٹ گھٹک بلال سایہ درد و آہ میں	تھا جہان تاریک چشم بانو و سبب میں کہتی تھی بانو کہ شبہای فراق شاہ میں
دلہہ ہو قایم مقام نوک شہر چاندنی	
جنگلے نامانے کیا اعجاز سے شق القمر	فتح جنگ بدر کے باعث ہوئے اوکے پدر

ماہ انور کے شبہ طالع کہ او سکابو گز	نذر کیا نغشہ ہر ہر اسے سے
تھی سلیمان کے قریب	
ہو نصیب شہنشاہ یار نصیب جو سہی	سارا تکتان در محتاج سے تھا کہ تھی
چادر تلخیص تھی ہیبت اک باقی رہی	عشرت اطلس کی زندان کی کیفیت تھی
تھا فقط نگیرہ اک شبنم کا بستر چاندنی	
بہ کی فتح اور ہوا شوق القہر کے حضور	گھر میں نازل جسکے ہو میں سورہ آیات کو
پائے تہراج اور نگہ در پر حضرت موسیٰ کا طو	پردہ پوشی بہت عاصی کی تھی رز و ضر و
واسطے زینب آفی ہو کے معجز چاندنی	
آفتاب چرخ دین اور برج ایمان کے دین باہ	اکمکشان جو رح سبحانہ وضہ اقدس کی راہ
فتح جنگ بر سے اظہر من الشمس اور کا جاہ	روضہ شاہ نجف کی جہی عجب غارتہ ہو و
شمس شمس چرخ گنبد پردہ در چاندنی	
ایک تو مرقہ منور او سپہ حق کا پر تو	نور حق رہتا ہو نازل رات دن جرج و سا
نور کا عالم نجف میں جو غرض صل علی	وہ سپیدی وہ درو دیوار وہ فرش صفا
لیکھی جس سے آفی ہو کوشش در چاندنی	
ماہ کامل کیسا رتبا ہو جیسے صبح و شام	بدر کامل کی طرح ہر اس سے وہ ماہ تمام
ہو یہ دین پر ہی آخر دین حق کا اختتام	بعد ممدی کے ہوا کوئی نہ ہو گیکامام
چو وہوین شب کو رہا کرنی ہو اکثر چاندنی	
شامیان تیرہ باطن میں پڑی بس بل علی	ماہ سے ماہی تک طلعت ماز سے علی
آشکارا ہو گیس راز نہ خفی و جہم بلی	آنے میدا نہیں زورہ پہننے حسین ابن علی

وام کے اندر قمر تخت اور باہر چاندنی	نور حق تھا چہرہ نور سے روشن بولا نور حق سے دلی خوشی کی صبح و سہا	نور حق سے قدسی زبان پر تھا کہ اے صلی علی نور حق سے آفتاب چرخ پھیکا پڑ گیا
جسطح خورشید کے لگے ہوا بتر چاندنی	تھی ہلا آں سا شکل ماہِ نور وہ نور بار آئے جنگ بیکے بن مایہ جسم اور سکودار	چاندنی ماہ سے جسے زخمی کر دے وہ خون فشار اکل شاموں میں نکل آئی میان سے ذوق انقار
جسطح بدلی کو ٹاڑی سے نکھر کر چاندنی	معجز شوق القمرد کچھو اسی کھر میں ہوا فتح جنگ بدر کے باعث بہین میں لقا	رجوت خورشید تھی صبا میں بہر یہ خبر تھی لب پہ ہم ہیں ماہ برج مصطفیٰ
ماہ کا در ماہ ہی ہے مقرر چاندنی	چاند باری سے مہ تابان کا سینہ توڑ دین گر شہاب آئے تو ہر آسا اوی بھی موڑ دین	ٹوڑے گا دیرین کو شکل جو زنا جوڑ دین ہم وہ ہیں کر منع کر دین فی تامل چھوڑ دین
مہر صنوبری گردن ماہِ نور چاندنی	صاف آجائے سوچ ماہِ منور پر سحاب مہربانی کی نظر سے گرنے دیکھیں پو تراب	اور کس سے تاقیامت بھی نہ سکے آفتاب گر خدا ناخوہستہ ہو ماہِ پر چشم عتاب
چون رک پہل سے ہو تہ مضطر چاندنی	عشر کے دنگی مصیبت کو نہ دکھلاؤ خدا مان ہمارے مائتہ ہو کارِ رحمت حق کا لوا	صاف گھبرا جائینگے بے چین ہو کر اپنا جسکے سر پر سایہ ہو اپنے ہمارے مہر کا
ادسکو ہو گا آفتاب و زعفران چاندنی		

آسمان پامال ہو جائے تو اسکا کیا عجب	عالم ایجاد کے بس ہیں ازل سے ہم سب
اہلبیت مصطفیٰ کا حق زد کھلا در غضب	اختیار اپنا ہو کر چاہیں زمین ہو ثقلب
جب طرح ہو جائے درہم کھا کر ٹھوکر چاندنی	
صاف ناخن چاند میں ترشید توجہ ہیں شک و تر	ناخن مشکلاش سبدر کے عقدی ہیں سر
نور حق سے مقبتس ہیں مہر و مہ شام و سحر	مصدر نور الہی ہوں جو ہو نور نظر
ہر سر ناخن سے ہو میری منظر چاندنی	
خزین اعدا پہ نازل گر مثال برق ہو	صاف دو کرے زمین و آسمان کا فرق ہو
عرب سے لے ذوالفقار آخر محی طشق	سرکشو گواہن و پولادین تم غرق ہو
ہو ذرہ مثل کمان تیغ دو پیکر چاندنی	
بسکہ اخلاق مجسم تھے وہ شاہ تشنہ کام	گفتگو اعجاز عیسیٰ جس سے تھے وحشی بھی ام
دشمن بیدین بھی سنتے تھے تو ہو تو تھی غلام	کیا فصیح و روشن و شیرین تھے حضرت کے کلام
غیر و شکر آب جویان قند و گوہر چاندنی	
میرے جنس پر کہیں جب پنجتن وصل علی	اس سے بہتر کونسا رعنا کو حق ہیں صلا
دین تو ہو نور علی نور اور بھی نام نہاد	حاسدوں کو چاہیو قسمت کا ای باب کی کلام
ختم مجسم کر چکا کلک مفت در چاندنی	
نور ایمان ہو جسے کہتے ہیں سب جب	ہیں نبی محبوب حق اور وہ نبی کو ہیں نبی
گو و لای پنجتن کافی شفاعت کو سعی	تنگی و تاریکی مقرر سے گھبراتا ہے جی
یا علی ہو سوی جنت میری رہبر چاندنی	
تست	

سلامِ نظام

بسکے پھولوں میں سووم کے تھی موطر چاندنی
 بنگئی روضے کی خاطر سنگ مر مر چاندنی
 جانین سکتی ہر جب وضو کے اندر چاندنی
 مجرئی ہو کسلے حیران و ششدر چاندنی
 یوں قلق میں ہو درون دیدہ تر چاندنی
 تانا جسم عابد بیمار پر گزیرے گران
 چادر تہ تاب آخر سچ پھولوں کی بنی
 روضہ شاہ دو عالم میں ہو عالم نور کا
 نوریوں کے زخم تن پر مرہم کا فوراً تھی
 ظلمت زندان میں کام آئی نہ بہر طبیعت
 رفعت شان خیاں حین دین صل علی
 شام کے رستے میں عابد نوید کجا گرم و سرد
 اتو شبہ طالع جہان میں نوریوں کی واسطے
 معجز شوق القمر کا مدعا روشن ہوا
 شامان تیرہ باطن میں عجیب اندھیر تھا
 کیا منور ہے مزار فاتح بدر و خنین
 حلقہ ماتم ہے گردِ ماہ یہ مالہ نہیں

قبر شہ پر بنگئی پھولوں کی چادر چاندنی
 قبر ماہِ فاطمہ پر سے مہر چاندنی
 کربلا میں رات بھر رہتی ہو ششدر چاندنی
 کس قمر کو ڈھونڈتی پھرتی ہو گھر گھر چاندنی
 جسطح چھلکے تہ آبِ سمندر چاندنی
 تھی سفر میں نہت گل سے سبکتر چاندنی
 جب بچھائی روضہ عقد ماہ شہر چاندنی
 شمع کا فوری ہو اندرا و راہ چاندنی
 نادیوں کے گھاؤ پر تھی مثلِ غلگر چاندنی
 کیا جواب احمد کو دیکھی روضہ محشر چاندنی
 تھا کلس گرامہ تو خیمے کی چادر چاندنی
 دن کو سر پر دھوپ تھی اور شب کو تہر چاندنی
 جام کو شہ ماہ ہو گا اب کو شہ چاندنی
 نصف لہین شہیر اور لہین نصف شہ چاندنی
 کہتے تھے جائے نہیں خمی کے اندر چاندنی
 چاند سے بھی ہو بہت بڑھکر منور چاندنی
 ہے صف ماتم غرا خانو میں گھر گھر چاندنی

دیر کیا تھی لب بلا دیتے جو شاہ تشنگام
فاطمہ صغرائے خط جب باہ حیدر کو لکھا
وی عروس ماہ شہر کو عروسی مین جو تھے
ماہ سے ماسی تلک ہو دھوم جناب بدری
ماہ زہر اگر بلا مین شکوہ جب چلتے تھو راہ
جبکہ پنهان خاک مین ماہ امامت کو کیا
روضہ ماہ امامت کی سفیدی مین بدم
خیمہ رنگارنگی شہ پر کس تھا فقری
آسمان احمد علی خورشید ماہ دین امام
ماہ پارونے جو کی صیقل سلج پر بہر جنک
جب جلا ایشامیون نے خیمہ ماہ نبی
خاک مین ہو چاندی صورت علی کو ماہ کی
ماہ پارسے صاحب لولاک کو عریان رہے
واغ بر دل منبر گردون پہ ذاکر ہے قمر
چاہہ نخب قبر مومن حبابہ دین مین ہے
خاک ہونڈن مین بستر مہر اہل بدتراب
ماہ ہرقت بیل ہار دامن تنذیل ہے
جو اوجاے صاحب شوق القمر کے گھر کو ہون
ہو گئے نورجی سہی جینے سے دل برداشتہ

جام بتا ماہ اور پانی سمٹ کر چاندنی
کر بلا مین شکستے آئی کیو تر چاندنی
ماہ کو ہر شکلیا اور آب گوہر چاندنی
ماہ نوتغ علی ہے عکس جوہر چاندنی
اگر آگے تھی جلوہ زری مین بہر چاندنی
بنگنی سرج فرار باہ حیدر چاندنی
مثل ارک کے پھر کرتی ہو پکر چاندنی
یاسمٹ کر ہو گئی تھی وہ مسخر چاندنی
جلوہ نور ہدایت ہو یہ گھر گھر چاندنی
ہل بنی بہر جلای خود و کبت چاندنی
ہو گئی سیاب کے مانف مضطر چاندنی
اسلیہ دنیا مین ہو اب خاک ہر سر چاندنی
چاک ہو مثل کتان جسم شہر چاندنی
فرش ہو بہر عزا داران اکبر چاندنی
شمع باہر جلوہ گر ہے اور اندر چاندنی
ایو فلک اندھیر ہو فرش شکر چاندنی
شمع کی ضو ہو کہ ہو روضہ کے اندر چاندنی
حیف زندان مین ہواؤ مکو میسر چاندنی
سکلی عاشوری کی شب کہ جب کدہ چاندنی

مہین دلاسی پنجین کے چرخ پر پانچون کو
 نفل تھے شبہ نیراہ مرقی کے جو ہلال
 عشرت ماہ امامت بردار ہون شام میں
 آسمان دین کی ہو نرم غرایین کیا عجب
 ماہ و اماں لگن ہو روضہ پر نورین
 کر بلا میں چرخ نو عیش شہیدان کو لیے
 ہو گیا شوق القمر سے طور کوہ قوس
 باغ زہر اکٹ گیا جب چاندنی کو گھیت میں
 عام یون عالم میں فیض چارہ معصوم
 ماہستانی پر ہوا طالع جو ماہ فاطمہ
 ماہ کو حاضر سمجھ کر گیند جدم کھلتے
 عابد بیمار کا ہسیدہ سے مثل ہلال
 دیکھ کر ماہ محرم شاہ فرمانے لگے
 بعد قتل شاہ تیرہ ہو گیا ماہ منیر
 پاسبانی ماہ کرتا تھا در شہیر پر
 حر کے آتے ہی تسم ماہ دین کو اکیس
 نقطہ مہین عقد ثریا د آری مہین شکل ماہ

ککشان مہر و ثریا ماہ انور چاندنی
 چارون کی چار سو تھی ہر قدم پر چاندنی
 منہ نہ کھلائے علی کو روز محشر چاندنی
 شمع کی کو ماہ و اماں منور چاندنی
 بنگلی ہو شمع کا فوری سمٹ کر چاندنی
 چادر مہ دی اوڑھا کی فرش بستہ چاندنی
 ہو دی بیضا کہ اعجاز پیسہ چاندنی
 ہو گئی برباد فوراً مثل صرصر چاندنی
 ایک سی پڑتی ہو جیسے خشک تر چاندنی
 ماہ نے مجھ کیا لوٹی قدم پر چاندنی
 سامنے آتی کبھی پہلو سے صغر چاندنی
 کر بلا میں ہو گئی گھٹ گھٹ کو لائے چاندنی
 اب نہ دنیا میں دکھاؤ گا مقدر چاندنی
 جا چھپی ظلمات میں مانند شہر چاندنی
 شب کو دیتی تھی طلایہ گردش چاندنی
 نور و ندان سے ہوئی گویا مکر چاندنی
 ہی باطن وصف شہ میں طرف سطر چاندنی

نور کے مطلع لکھے رعنائی و صفین
 کی نغمہ معجز بانی سے مسخر چاندنی

قصیدہ غوثیہ ناتمام در تعریف شامیانہ مزار پرانوا

زیر فرمان ہین مرے آج حدوث اور قدیم
 دل پر نور ہین ہے عالم وحی یوحی
 میری عظمت کا یہ عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ
 کیا عجب باتہ سر دست ہوید قدرت
 نام سے جسکے نشان شرف عالم ہو
 جان جیجان میں سن پائے تو آجا بوجی
 یعنی محبوب خدا سید عبدالقادر
 خرق عادت میں ہو ہر بات میں او کی اعجاز
 حسن صورت کی ہو یہ وجہ کہ وہ ہین حسنی
 خلق میں ثانی احمد ہر خلق میں خلیل
 او کی مدحت تو بڑی بات ہو او چھوٹا منہ
 شامیانہ کہیں ایسا بھی منسا ہو نہ با
 جسے قرآن سے ہو جامہ کو او کو نسبت
 مرقدا پاک کو شکیہ سے نسبت ہو وہی
 نوریا فون نے او سے تار شاعری جو بنا
 صبح صادق کا ہو جس رنگ سے خطا ہین
 کیا عجب چادر مہتاب کمان کو مانند

جی میں آتا ہوئی ڈال دو طسح عالم
 بس میں ہے معجزہ عیسیٰ ابن مریم
 میں نہ عالم میں سمانا ہوں نہ مجھ میں عالم
 لوح محفوظ ہو کا غذ تو بنے کلاک فلم
 محکومہ نام حسنہ ایا ہو اسم اعظم
 دل سے بھرتا ہو سرا فیل کا صورا و سکاوم
 اسم اعظم کہو حضرت کو کہ غوث الاعظم
 غوث تقلید کے تابع ہو وجود اور عدم
 حسن سیرت میں ہین وہ بہتر نسل آدم
 حلم میں فوج ہین موسیٰ کلم و عیسیٰ دم
 سیابان کا ہی غنیمت ہو جو ہو وصف قوم
 تنجکویا رب مستم دامن پاک مریم
 واسطہ پاک ہو ماہین خلافت اور حرم
 علم نور ہو روضہ تو وہ او سکا پریم
 خلد کے کریمک شب تاب کالے ابریشم
 نور کی چادر مہتاب کا یلہ ہے عالم
 قالب ماہ پہ ہو چاک مثال شب نیم

قد سے جو چاہیں کہیں نہ کرے اپنی سہی
 عرض کا اوسکے بیان طول ہو اللہ اللہ
 شامیانہ سے ہو یہ فرق لواجمی است
 اوسکا سایہ ہوا محبوب خدا کا سایہ
 بیل بوڑھے کی عجب لکڑی رضوان جس سے
 بیخبران ہو کو نہ کس سنگ سدا اوسکی بہا
 کام جان کیوں نہ بسین خلق حسن کی ہو
 کار چوبی پہ ہوا طوبی سدرہ کا گمان
 کہ نشان وہ ہو تو جلال ہو مقرر پر دین
 کا کل حور سے موتی کی لڑی گوندھی ہو
 کان میں لعل ہے اور نہ صدق میں گوہر
 دیکھہ رنگینی کو ہو انس ملک میں بخت
 باد ریشہ کی ہوئی محبو جو فکر تشبیہ
 معجز شوق فر سے ہوئی اک ماہ کے دو
 چوب کو پونچھے تو فراد سے کہنا شیریں
 کل حور کو یا ہو ر کے لئے تار شمع
 دور گوندھی ہے کہ باز نظر عاشق ہے
 صرف کا اوسکے قیامت ہی کو پوچھا

دامن چادر تطہیر کیا میں نے فرستہ
 سایبان کی ہو فضا ساحت عرش اعظم
 غل حق وہ ہے تو یہ وہم عصیانِ احم
 سایبان کا ہے جو ہمایہ تو گلزارِ ارم
 تا قیامت نہ کبھی بھول کے نکلے آدم
 جبکہ شکیرہ یہ پڑتی ہے ہمیشہ شبنم
 آٹھ جنت میں نوان دیکھا ہو شکر ارم
 پھوٹ نکلے دم تحریر صفت شاخِ قلم
 موتی لٹکائے ہیں یا گوہر انجم میں بہم
 دیکھا نیسان کا گہنہ باری میں اوسکی عالم
 شامیانہ میں لگی ہی جھبی بھاری بھر کم
 تم کہو تو قوس قزح ہم کہیں گلزارِ ارم
 ماہ و خورشید ملے لیک بھی دوہن کم
 چار پورے تھے کیا جب نقشب کو فر
 طوبی و سدرہ و موسیٰ کا عصا اور سلم
 رشتہ الفت یعقوب کو کراوس سے بہم
 کہ نشان جل متین کہتے کہ زلف پر خم
 عقل کھل کو نہیں معلوم مضارف کی رقم

خاتمہ مہربوت

نواب نظام الدولہ بہادر کے دیوان سے ہمنے یہ انتخاب حمد و لغت و مناقب منتخب کر کے واسطے فیض عام و تفتن طبع اہل سلام کے علیحدہ طبع کیا ہو۔ گو قلیل و اقل ہو مگر مصداق ماقول و دل ہی جس سے واضح ہے کہ حضرت موصوف عقل و تدبیر ظاہری یعنی مالی و ملکی میں ہی ممتاز نہیں ہیں بلکہ نسبت باطن بھی افضال یزدی سے حاصل ہے۔ علاوہ امارت و جاہ و منصب خدا واد کو آپ نہایت خلیق و یار باش جہان آشنا با وضع بھی ہیں جس سے بجا ہر حال ہرگز گمان ان صفات باطنی کا نہ تھا وہ جوان اوراق سے پیدا ہیں مگر در حال درویش صفت ہش و کلاہ تری دار کے آپ مصداق ہیں۔ یہ بڑا وصف ہے کہ آدمی بظاہر ہر اشغال منصبی وغیرہ میں محو ہے اور او دہر تعلقات باطنی جو خدا اور رسول کے ساتھ ہیں سہو نہوں۔ الحق مردان خدا خدا نیا شد + لیکن زخدا جدا نیا شد آسے دل بیار و دست بکار اسکا نام نور و زمرہ کار نظام و سلام علی من الشلیح اکمل

مستتم طبع او وہ خبار

قطعہ تاریخ از ضعف العباد و گویند پر شا و فضا

نواب نامدار کا ہے یہ کلام پاک تاریخ سال طبع یہی لکھ تو اسکا	رعنا تخلص او کا ہو حصہ دین و دوزن ہر ایک صفحہ مہربوت کا ہے ہمیں
--	--